بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن اور رمضان المبارک

شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِی اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنَاتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ ۚ (البقرہ:186)

رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جس کے بارہ میں قرآن(کریم) نازل کیا گیا ہے۔(وہ قرآن) جو تمام انسانوں کیلئے ہدایت (بنا کر بھیجا گیا)ہے اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے (ایسے دلائل)جو ہدایت پیدا کرتے ہیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَ اھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَا رَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَ اھِیْمَ اِ نَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

تلاوت کی گئی آیتِ کریمہ قرآنِ کریم کے رمضان کے ساتھ گہرے تعلق پر روشنی ڈال رہی ہے۔رسول اللہ ﷺ نے قرآن کریم کیساتھ رمضان کے اس گہرے تعلق کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلصِّیَامُ وَالْقُرْآنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَقُوْلُ الصِّیَامُ اَیْ رَبِّ مَنَعْتُہُ الطَّعَامَ وَالشَّھَوَاتِ بِالنَّھَارِ، فَشَفِّعْنِی فِیہِ وَیَقُولُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُہُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِی فِیہِ قَالَ فَیُشَفَّعَانِ (مسند احمد بن حنبل جزء 2صفحہ 173)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ روزے اور قرآن قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے۔روزے کہیں گے کہ اے میرے رب!میں نے بندے کو دن کے وقت کھانے پینے اور خواہشات سے روکا۔پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔اور قرآن کہے گا کہ میں نے اسے رات کو نیند سے روکے رکھا۔پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ان دونوں یعنی روزے اور قرآن کی سفارش قبول کی جائے گی۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔آپؐ فرماتے تھے:صرف دو شخص قابلِ رشک ہیں۔ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی نعمت عطا فرمائی ہو اور وہ رات کی گھڑیوں میں اُٹھ کر اس کو پڑھتا ہے اور دوسرے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہو اور وہ رات دن اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”قرآن کو بہت پڑھنا چاہئے اور پڑھنے کی توفیق خدا تعالیٰ سے طلب کرنی چاہیئے۔کیونکہ محنت کے سوا انسان کو کچھ نہیں ملتا۔۔۔۔۔۔ہر ایک شخص کو خود بخود خدا تعالیٰ سے ملاقات کرنے کی طاقت نہیں۔اس کے واسطے واسطہ ضروری ہے اور وہ واسطہ قرآنِ شریف ہے اور آنحضرت ﷺ ہیں۔“

(ملفوظات جلد 3صفحہ233)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ (البقرہ:122)
وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی وہ اس کی ایسی تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو درحقیقت اس پر ایمان لاتے ہیں۔

قرآن کریم کی تلاوت کا حق ادا کرنے کے جو سلیقے حضرت محمد ﷺ نے صحابہ کو سکھائے اس کی کچھ جھلکیاں احادیثِ نبویہ میں نظر آتی ہیں۔جماعت احمدیہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی سنت پر عمل جاری ہے۔

آنحضرت ﷺ کے صحابہ جو اہل زبان تھے،عرب تھے ان کو آپؐ نے فرمایا:جس نے تین دن سے کم عرصے میں قرآن کریم کو ختم کیا اس نے قرآن کریم کا کچھ بھی نہیں سمجھا۔
(ترمذی ابواب القراء ۃ باب ماجاء انزل القرآن علی سبعۃ احرف)

عام طور پر حضور اکرم ﷺ اپنے صحابہؓ کو ایک ماہ یا ایک ہفتہ میں قرآن کریم ختم کرنے کی نصیحت فرمایا کرتے تھے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تلاوت قرآن کریم کے بارے میں یہ نصیحت بھی فرمائی ہے کہ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا (المزمل: 5) کہ قرآن کریم کو خوب نکھار کر پڑھا کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”قرآن کریم تدبر و تفکر و غور سے پڑھنا چاہئے۔۔۔۔۔تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی آیتِ رحمت پر گزر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ سے رحمت طلب کی جاوے اورجہاں کسی قوم پر عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے اور تدبر و غور سے پڑھناچاہئے اور اس پر عمل کیا جاوے۔“

(ملفوظات جلد5صفحہ 157)

پھر آپؑ فرماتے ہیں ”کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف غم کی حالت میں نازل ہوا ہے ،تم بھی اُسے غم کی حالت میں پڑھا کرو۔“ (ملفوظات جلد 3صفحہ152)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فجر کے وقت کی تلاوت کی خاص اہمیت بیان فرمائی ہے۔فرماتا ہے کہ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا کہ فجر کے وقت قرآن کریم پڑھنا یقیناً (اللہ تعالیٰ کے حضور میں ایک)مقبول عمل ہے۔ (بنی اسرائیل:79)

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:

اپنے گھروں میں کثرت سے تلاوت قرآن کریم کیا کرو یقیناًوہ گھر جس میں قرآن نہ پڑھا جاتا ہو وہاں خیر کم ہو جاتی ہے اور وہاں شر زیادہ ہوجاتا ہے اور وہ اپنے رہنے والوں کے لئے تنگ پڑ جاتا ہے۔
(کنز المال ادب المعبر الفصل الثانی فی آداب البیت والنبا)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن کی ایک عظیم الشان برکت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کرسکتا ہے اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو۔قرآن تم کو نبیوں کی طرح کرسکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو۔“ (کشتی نوح ،روحانی خزائن جلد 19صفحہ 27)

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خصوصاً رمضان المبارک کے حوالہ سے ہر احمدی کو نصیحت فرمائی کہ

”رمضان اور قرآن کی ایک خاص نسبت ہے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ جبرائیل ہر رمضان میں جتنا قرآن نازل ہو چکا ہوتا آنحضرت ﷺ کے ساتھ مل کر اسے دُہراتے تھے۔اس لئے بھی ان دنوں میں قرآن پڑھنے، سمجھنے اور درسوں میں شامل ہونے کی طرف توجہ دینی چاہئے تاکہ اس کا ادراک پیدا ہو ،اس کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہو ،معرفت حاصل ہو۔“

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 417)

فرمایا:

”قرآن کریم کا بھی رمضان میں ہر ایک کو کم از کم ایک دور مکمل کرنا چاہئے۔“

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 417)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”جو تلاوت کی ہے اس کا سمجھنا بھی ضروری ہے تبھی تو آنحضور ﷺ نے ایک صحابی عبداللہ بن عمر ورضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا کہ قرآنِ کریم کی تلاوت ایک ماہ میں مکمل کیا کرو تاکہ آہستہ آہستہ جب پڑھو گے ،غور کرو گے ، سمجھو گے تو گہرائی میں جا کر اس کے مختلف معانی تم پر ظاہر ہوں گے لیکن انہوں نے کہا کہ میرے پاس وقت بھی ہے اور اس بات کی استعداد بھی رکھتا ہوں کہ زیادہ پڑھ سکوں تو آپؐ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے پھر ایک ہفتہ میں ایک دور مکمل کر لیا کرو۔اس سے زیادہ نہیں۔تو آپ صحابہؓ کو سمجھانا چاہتے تھے کہ صرف تلاوت کرلینا ،پڑھ لینا ہی کافی نہیں۔انسان جلدی جلدی پڑھنا شروع کرے تو دس گیارہ گھنٹے میں پورا قرآن پڑھ سکتا ہے لیکن اس میں سمجھ خاک بھی نہیں آئے گی۔“

(الفضل انٹرنیشنل 11 تا 17 نومبر 2005ء)

پس یوں تو ہر احمدی ساری زندگی ہی ان برکات کا مشاہدہ کرتا ہے مگر رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں ان روحانی فصلِ بہار کے دنوں میں جب کہ ہر گھر میں قرآن کریم کی تلاوت ہو رہی ہے ،نمازوں میں تلاوت قرآن کریم سے جان پڑجاتی ہے،مساجد قرآن کریم کے درس وتدریس سے مزین ہیں۔قرآن کریم پر غور اور تدبر کے نتیجہ میں دلوں میں نور اترتا ہوا محسوس ہوتا ہے ،ان روحانی تجربات سے دلوں میں عشقِ الٰہی موجیں مارنے لگتا ہے اور دعاؤں میں سوز وگذار پیدا ہوجاتا ہے۔ان برکات کا حصول ہر احمدی کے لئے بہت آسان ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم کے ثمرات سے پوری طرح فیض پانے کی توفیق دے۔ آمین